رجسٹرڈ نمبر پی-۲۱۳ ۷۸۶ (عرس نمبر)

مخدوم الملک محمد

عندلیبم داستانِ گلستاں آوردہ ام
غنچۂ ساں در کف پیا صدبان آوردہ ام

صوبۂ بہار کا علمی، ادبی، اخلاقی اور تاریخی اردو ماہوار رسالہ

الامین

مرتبہ

چیف ایڈیٹر- محمد شفیع فردوسی

ایڈیٹرز- محمد الیاس یاس بہاری- نجم الدین احمد نجم

فہرستِ مضامین

جلد ۱ | بابت ماہِ اپریل ۱۹۲۷ء | نمبر ۴

عرس مخدوم

ہندوستان میں بہار شریف کی عید صرف اس وجہ سے بہت ممتاز حیثیت رکھتی کہ اس کی پانچویں تاریخ میں اُس مخدوم کا عرس ہوتا ہے جس کو بڑے بڑے بزرگوں نے مخدوم جہاں، مخدوم الملک سلطان المحققین کے لقب سے یاد کیا ہے اور جس کی مخدومیت کی دھاک صرف ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ عرب سے عجم تک بندھی اور جس کی نادر تصنیفیں آج مغربی کتبخانوں میں ضوفشانی کر رہی ہیں، وہ مخدوم علم توحید کا بادشاہ وہ مخدوم اطوار سلوک کا شہنشاہ وہ مخدوم شریعت کی دیوار کا محافظ وہ مخدوم طریقت کے مکان کا آراستہ کرنے والا ہے، قصبہ بہار، بہار شریف اسی کے فیض قدم سے ہوا، یہ صوبہ ممتاز اسی کے دم سے سمجھا گیا جس شان سے باغ میں بہار آیا کرتی ہے اسی شد و مد سے بہار شریف میں اُس کے عُرس کا دن آتا ہے، دن عید کے رنگ میں تو رات شب برات کی رونق میں ڈوبی رہتی ہے۔

اگر آپ مجھ سے یہ پوچھینگے کہ یہ بزرگ کون تھے اور کہاں پیدا ہوئے اور ان کے کیا کیا اوصاف ہیں تو میں اختصاراً یوں عرض کروں گا کہ آپ حضرت مخدوم یحییٰ منیری کے صاحبزادے ہیں نام نامی و اسم گرامی حضرت شیخ شرف الدین احمدؒ ہے، ۶۶۱ھ میں آپ کی ولادت قصبہ منیر میں ہوئی۔ مادر زاد ولی ہونے کی شان آپ میں بکثرت پائی گئی، بعد فراغت علم ظاہر سلوک راہ طریقت آپ نے اختیار کیا چالیس سال جنگل میں رہے، درختوں کی پتی کھا کھا کر اوقات بسر کی ریاضت شاقہ مجاہدہ مالا یطاق کرتے رہے، بارگاہ نبوت سے شرف تعلیم حاصل ہوا باون سال تک خلق اللہ کی ہدایت فرماتے رہے۔ بیگانوں کو آشنا آشناؤں کو عاشق صادق بنانا آپ کا کام رہا اسکے بعد ۵ شوال ۷۸۲ھ میں عالم فانی سے کوچ کیا، شرف آگیں تاریخ ولادت اور پرشرف تاریخ وصال ہے۔

خاندان شرفیہ میں عرس کی ترتیب پیروں کی سنت ہے۔ اس کی اصل خود حضرت مخدوم کے

قول میں ملتی ہے۔ (مخ المعانی مجلس سی ونہم)

"حضرت رسالت پناہ صلعم کا وصال یکم ربیع الاول کو ہوا۔ بعض ظاہری اختلاف اور باطنی معاملات کی وجہ سے تجہیز و تکفین تیسری تاریخ ہوئی پھر نو روز اس اختلاف میں گذرے کہ خلیفہ کون ہو اس کے بعد فیصلہ ہو گیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مان لئے گئے۔ تیسری تاریخ سے گیارہ تاریخ تک ازواج مطہرات کا یہ معمول رہا کہ ہر محل سے ایک ایک دن بنام رسول علیہ السلام بقدر وسعت طعام داری کی گئی۔ بارہویں تاریخ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بخیال ایصال ثواب روح پر فتوح رسول علیہ السلام کھانا پکوایا اور اس مقدار سے پکوایا کہ تمام اہل مدینہ کے لیے کافی ہوا طعام داری کا یہ رنگ دیکھ کر اِدھر اُدھر لوگ پوچھنے لگے کہ اس کا سبب کیا ہے کہا گیا کہ الیوم عرس رسول اللہ۔ کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ آج حضور پُر نور صلعم کا عُرس شریف ہے"

خوان پُر نعمت مجلس چہلم "مخدوم عظمہ اللہ نے فرمایا کہ شیخ رکن الدین فردوسی قدس سرہٗ دہلی میں بڑے معروف و مشہور بزرگ گذرے ہیں۔ پیران طریقت کا عرس یہ کیا کرتے تھے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ دہلی میں عُرس کی ابتدا آپ نے کی۔

اس لئے بعد وصال آپ کے آپ کا عُرس ہونے لگا۔ چنانچہ حضرات بلخیہ بھی اپنے دور سجادگی میں نہایت شد و مد سے تقریب عرس انجام دیتے رہے۔ پھر حضرت مخدوم شاہ محمد بھیکھ فردوسی سجادہ نشین رحمۃ اللہ علیہ کے وقت تقریباً نویں صدی سے خود مخدوم زادوں نے اپنے اپنے دور سجادگی میں اسی شان سے عُرس انجام دینا شروع کیا۔ حضرت ابوالفیاض جونپوری مرتب گنج ارشدی نے بعہد سجادگی حضرت قطب المشائخ شاہ وجیہ الدین فردوسی قدس سرہٗ جس طرح عُرس ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ گنج ارشدی میں اس طرح درج ہے۔

"فرزندان او (مخدوم) مکرم و محترم اند و عرش شریف وے می نمایند
روشنی فانوسہا از خانقاہ متبرک وے تا روضہ مبارک وے می ماند
قریب یاد کردہ خواہد بود۔ مرتب احقر نیز در سہ یکہزار و یکصد وسی و نہ

در شب عرس متبرک حاضر گشتہ روشنی را دیدہ و آب نیز بموافقت بزرگاں از چاہ ہمراہ فرزندان ایشاں آوردہ در آوند انداختہ کہ ازاں آب طعام می پزند و در عرس مردماں کہ حسب استدعا می روند می یابند ،،

فرزندان مخدوم مکرم و محترم ہیں آپ کا عُرس انجام دیتے ہیں۔ چراغان اس طرح کرتے ہیں کہ فانوس کی روشنی خانقاہ سے درگاہ شریف تک جس کا فصل اندازاً پاؤ کوس ہوگا۔ مؤلف کتاب بھی ۱۱۳۹ھ میں شریک عرس ہوا۔ عرس کی رات میں روشنی اپنی آنکھ سے دیکھی اور بموافقت مخدوم زادگان گاگر بھی بھری۔ اس پانی کو لاکر دیگ میں انڈیل دیا۔ اس پانی سے یہ مصرف لیا جاتا ہے کہ جو خاص مہمان آتے ہیں اُن کے لئے دعوت کا کھانا پکتا ہے اور ان کو ملتا ہے۔

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس دور میں بھی اکثر لوگوں کو بزرگان دین سے عقیدت موجود ہے۔ جس شغف سے پہلے لوگ حاضر ہو کر شریک ہوا کرتے۔ اب بھی بکثرت زائرین آتے ہیں۔ اور شریک عرس ہو کر فیضیاب ہوتے ہیں۔

معشوق بہ ساماں شد تا باد چنیں بادا

(چیف ایڈیٹر)